ابو سعید حنیف احمد محمود۔ برطانیہ

✿✿✿ تقریر ✿✿✿

تقریر بابت خاندانِ مسیح موعودؑ

وقت 5-7 منٹ

حضرت صاحبزادی امۃ العزیز بیگم صاحبہ

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے:

وَبَشِّرِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اَنَّ لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ (البقرہ:26)

خوشخبری دے دے ان لوگوں کو جو ایمان لائے اور نیک اعمال بجالائے کہ ان کے لئے ایسے باغات ہیں جن کے دامن میں نہریں بہتی ہیں۔

معزز سامعین! میری آج کی تقریر کا عنوان ہے **"حضرت صاحبزادی امۃ العزیز بیگم صاحبہ"**

صاحبزادی امۃ العزیز بیگم صاحبہ نومبر 1921ء کو قادیان میں پیدا ہوئیں۔ آپ حضرت مسیح موعودؑ کی پوتی، حضرت مصلح موعودؓ اور حضرت اُمِ ناصر سیّدہ محمودہ بیگم صاحبہؓ کی بیٹی تھیں۔ آپ حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کی ہمشیرہ اور ہمارے پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کی خالہ تھیں۔ آپ کی پیدائش سے پہلے آپ کی ایک بڑی بہن فوت ہو گئیں جن کا نام امۃ العزیز تھا۔ پھر آپ کا نام بھی امۃ العزیز رکھا گیا۔

آپ نے اپنے عظیم والد حضرت مصلح موعودؓ کی زیر نگرانی ابتدائی تعلیم و تربیت حاصل کی۔ جب آپ ابھی چھوٹی ہی تھیں تو اُس وقت حضرت مصلح موعودؓ نے شدھی کی تحریک کے تدارک کے لیے جماعت کو تبلیغ کے سلسلے میں ہندوستان کے دیہات اور شہروں میں جانے کی تحریک کی تو احباب جماعت نے والہانہ لبیک کہا۔ ایک تقریر میں حضورؓ نے فرمایا کہ بچوں میں بھی نہایت مسرت انگیز مثالیں موجود ہیں۔ میرے گھر میں ہر وقت یہی باتیں ہوتی ہیں۔ میرے چھوٹے بیٹے منور احمد (عمر پانچ سال) نے اپنی اڑھائی سالہ چھوٹی بہن (امۃ العزیز) سے کہا: بی بی! مَیں تو ہندوؤں کو مسلمان بنانے کے لیے جانے والا ہوں تم بھی چلو گی؟ اس نے کہا بھائی! مجھے بھی ساتھ لے چلو۔

حضرت مصلح موعودؓ نے جب اپنے بچوں کی آمین کے موقع پر نظم تحریر فرمائی تو اس میں صاحبزادی امۃ العزیز صاحبہ کے بارہ میں فرمایا:

عزیزہ سب سے چھوٹی نیک فطرت
بہت خاموش پائی ہے طبیعت

آپ کی شادی 9 نومبر 1941ء میں صاحبزادہ مرزا حمید احمد صاحب کے ساتھ ہوئی جو کہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ کے بیٹے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو تین بیٹیوں سے نوازا جن میں محترمہ صاحبزادی امۃ المجیب صاحبہ، محترمہ امۃ الرقیب صاحبہ اور محترمہ صاحبزادی کوثر حمید احمد صاحبہ شامل ہیں۔

سامعین! آپ کے خاوند کے حصہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے تبرکات میں سے سبز کوٹ آیا تھا جو آپ نے خلافت سلسلہ کو ہبہ کر دیا۔ عالمی بیعت کے موقع پر پہلے حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ اور پھر حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ زیب تن فرماتے ہیں۔

(روزنامہ الفضل 10 اگست 2007ء)

اس بارے میں حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے خطبہ جمعہ 10 اگست 2007ء میں آپ کی وفات کے بعد آپ کا ذکر خیر کرتے ہوئے فرمایا:

"عالمی بیعت کے دنوں میں ایک سبز کوٹ پہلے حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ پہنا کرتے تھے اور اب مَیں پہنتا ہوں، یہ کوٹ حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ کی طرف سے ان کے خاوند محترم صاحبزادہ مرزا حمید احمد صاحب کے حصّہ میں آیا تھا۔ جب حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے یہاں ہجرت کی تو یہ کوٹ انہوں نے حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کو دیا کہ آپ جب تک وہاں ہیں اس کوٹ کو آپ جب بھی پہنیں میرے لیے بھی دعا کیا کریں۔ اس کے بعد مرزا حمید احمد صاحب کی وفات ہوئی... پھر حضرت خلیفۃ المسیح

الرابعؒ کی وفات کے بعد مَیں نے ان کو کہا کہ یہ کوٹ آپ لوگوں نے امانتاً دیا ہوا تھا تو انہوں نے مجھے اپنی بیٹیوں سے پوچھ کر لکھ دیا کہ یہ کوٹ اب عالمی بیعت کی ایک نشانی بن چکا ہے اس لیے ہم اس کو خلافت کو ہبہ کرتے ہیں اور انہوں نے یہ تبرک خلافت کے لیے دے دیا۔ ان کے لیے جماعت کو بھی دعا کرنی چاہیے۔ حضرت مسیح موعودؑ کا ایک تبرک، چھوٹا سا کپڑا بھی کوئی نہیں دیتا، بڑی قربانی کر کے یہ کوٹ دیا ہوا ہے۔"

سامعین! آپ جماعتی خدمات کے لیے ہمیشہ قدم آگے بڑھاتی تھیں۔ پہلے نائب صدر لجنہ اماء اللہ لاہور اور پھر 17 سال تک صدر لجنہ اماء اللہ لاہور کے عہدے پر خدمات کی توفیق ملی۔ 1983ء میں ربوہ آجانے پر اس عہدہ سے سبکدوش ہوگئیں۔ آپ کے دورِ صدارت میں لجنہ اماء اللہ لاہور کے دفتر اور ہال کی تعمیر بھی ہوئی جس کا افتتاح 16 ستمبر 1982ء کو حضرت سیّدہ چھوٹی آپا صاحبہ صدر لجنہ مرکزیہ نے فرمایا۔

1974ء کے پُر آشوب دَور میں جو خاندان ربوہ میں پناہ لینے پر مجبور ہوئے ان کی امداد کے لیے لجنہ اماء اللہ لاہور نے نہایت مستعدی سے نقدر قوم، لحاف، برتن، جوتے، تولیے، صابن، کپڑے اور ضروریاتِ زندگی کا دیگر سامان مرکز میں بھجوایا۔ اسیر انِ راہِ مولیٰ کے لیے کھانا اور بستر فراہم کیے۔ وہ دَور لجنہ اماء اللہ لاہور نے جس جذبہ ٔ ایمانی سے سرشار ہو کر گزارا وہ سنہرے حروف میں لکھے جانے کے قابل ہے اور خلیفہ وقت کی اطاعت اور جماعت میں ہم آہنگی کی فضا پیدا کرنے میں آپ کا بڑا ہاتھ تھا۔ اسی طرح 1973ء کے سیلاب کے دوران بھی مسجد دارالذکر لاہور میں قائم امدادی کیمپ میں آٹا، چاول، چینی، بسکٹ، صابن، نمک، گُڑ، سوئی دھاگہ بٹن اور دواؤں کے ڈھیروں پیکٹ جمع کر دیے گئے۔

صاحبزادی امۃ العزیز صاحبہ انتہائی سادہ مزاج، نیک، خاکسار اور دھیمے مزاج کی خاتون تھیں۔ آپ رحم دل، خوفِ خدا رکھنے والی تھیں۔ کسی کو دکھ نہیں دیتی تھیں۔ صبر و تحمل، حلیم فطرت، کم سخن اور نرم طبیعت آپ کے اوصاف حمیدہ کے وہ نمایاں پہلو ہیں جو دلوں کو موہ لیتے تھے۔ آپ کے چہرے پر ہمیشہ ایک مسکراہٹ رہتی تھی۔ حضرت اُمّ ناصرؓ کو صاحبزادی صاحبہ سے بہت محبت تھی اور ان کی سادگی اور عاجزی کی وجہ سے ان کی بہت فکر رہتی تھی کہ کوئی ان کو تکلیف نہ پہنچادے۔ آپ کے بچپن کے حوالے سے حضرت چھوٹی آپا سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ فرماتی ہیں کہ صاحبزادی امۃ العزیز کو جب پہلی بار حضرت مصلح موعودؓ کی جلسہ سالانہ کی تقریر اچھی طرح سمجھ آئی اور لطف آیا تو گھر آکر کہنے لگی کہ ابا جان کو بھی تقریر کرنی آگئی ہے۔ حضورؓ نے یہ لطیفہ سنا تو بہت ہنسے، فرمایا: معلوم ہوتا ہے آج اسے پہلی بار میری تقریر سمجھ آئی ہے اس کے نزدیک تو آج ہی مجھے تقریر کرنی آئی ہے۔

آپ اور آپ کے خاوند محترم صاحبزادہ مرزا حمید احمد صاحب ایک دوسرے کا بہت احترام کرتے اور بہت خیال رکھتے تھے۔ آپ خادمہ کی موجودگی کے باوجود اپنے میاں کی پسند کا کھانا خود تیار کرتی تھیں۔ آپ کو بہت محبت اور پیار کرنے والا سسرال ملا۔

آپ اپنے گھر کو بہت سجا کر رکھتی تھیں۔ ایک لمبا عرصہ آپ لاہور کی صدر لجنہ اماء اللہ رہیں اور اپنے کام کو بہت اچھے طریقے سے نبھایا لیکن اپنے گھر کی ذمہ داریوں کا بھی خوب حق ادا کیا۔ آپ نے اپنے گھر سے ملحقہ ایک کوارٹر میں دو غریب خاندان رکھے ہوئے تھے۔ ان کے اخراجات اٹھاتیں اور ہر قسم کا خیال رکھتی تھیں۔

سامعین! حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے آپ کی وفات پر جو خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا اُس میں فرمایا:

"بڑی صبر کرنے والی تھیں۔ توکّل کا اعلیٰ مقام تھا۔ نیک تھیں، ملنسار تھیں، بڑی دعا گو تھیں، نمازیں بڑے انہماک اور توجہ سے ادا کرتیں۔ ان کی نمازیں بڑی لمبی ہوا کرتی تھیں۔ کئی کئی گھنٹے مغرب کی نماز عشاء تک اور عشاء کی نماز آگے کئی گھنٹے تک تو مَیں نے ان کو پڑھتے دیکھا ہے اور یہ روزانہ کا معمول تھا۔ اللہ کے فضل سے بڑی دعا گو، غریب پرور خاتون تھیں۔ آپ کو خلافت سے بڑا تعلق تھا۔ مجھے بھی بڑی عقیدت سے خط لکھا کرتی تھیں۔"

(خطبہ جمعہ فرمودہ 10 اگست 2007ء)

مورخہ 7/اگست 2007ء کو دن کے پونے بارہ بجے فضلِ عمر ہسپتال ربوہ میں تقریباً 80 سال کی عمر میں اپنے خالقِ حقیقی سے جا ملیں۔ آپ کی نمازِ جنازہ اگلے روز مسجد مبارک میں بعد نماز عصر محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی نے پڑھائی۔ بہشتی مقبرہ کی اندرونی چار دیواری میں آپ کی تدفین عمل میں آئی۔

اے خدا بر تربت او ابر رحمت ہا ببار
داخلش کن از کمال فضل در بیت النعیم

(کمپوز ڈبائی: عائشہ منصور چوہدری۔ جرمنی)

✡✡✡✡